اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

۲۳ رجب ۱۳۶۸ھ ۔ فی پرچہ ۱؎

جلد ۳	۲۲ ہجرت ۱۳۲۸ھ	۲۲ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۱۷

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سندھ تشریف لے گئے

لاہور ۲۱ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج صبح پاکستان میل کے ذریعہ سندھ تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت ام متین صاحبہ۔ سیدہ حضرت بشریٰ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ۔ صاحبزادی ام النعیر صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ اور صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ بھی تشریف لے گئی ہیں۔ خدام میں سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ شیخ مبارک احمد صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی بھی حضور کے ہمراہ گئے ہیں۔ حضور کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہوگا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

ناصر آباد سٹیٹ ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ

۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت ام ناصر احمد۔ حضرت ام وسیم حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب آج صبح پاکستان میل کے ذریعے کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔

بدھوں کا وفد استصواب سے کترانے کی پالیسی کے ماتحت بلایا گیا تھا

لداخ میں بدھوں کی آبادی صرف چالیس ہزار ہے

سیالکوٹ۔ ۲۱ مئی۔ ہندوستان کی حکومت کے جموں و کشمیر میں ایک ساتھ استصواب رائے عام سے کترانے کی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلم کانفرنس کے قائمقام صدر مسٹر ساغر نے کہا۔ پچھلے دنوں ہندوستانی شاطروں نے جو نام نہاد بدھوں کا ایک وفد نئی دہلی بلایا تھا۔ اس کا مقصد استصواب سے علیحدگی کے انتظامات کو ہوا دینا تھا۔ جو جموں و کشمیر میں ایک ساتھ رائے شماری سے کترانے کے سلسلے میں کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا لداخ میں بدھوں کی بجائے مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس علاقے میں بدھوں کی آبادی چالیس ہزار سے زیادہ نہیں۔ جو بمشکل ۱۳ فیصدی بنتی ہے۔ اور جن کے مسلمانوں سے نہایت خوشگوار تعلقات ہیں۔

آپ نے کہا لداخ میں ہندوستانی حملے سے پیشتر مسلمانوں اور بدھوں کے تعلقات نہایت دوستانہ اور خوشگوار تھے۔ بلکہ جب مجاہدین نے گلگت اور اسکردو کو ڈوگرہ راج کے پنجے سے چھڑایا تو بدھوں نے اس پر نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ اور کئی ایک جگہوں پر مجاہدین سے کماحقہ تعاون کیا۔ کیونکہ مجاہدین نے انہیں ہندوستانی اور ڈوگرہ فوجیوں کی لوٹ مار سے بچایا تھا۔ اب ان کا وفد کی صورت میں نئی دہلی میں آنا سوائے ہندوستان کی شاطرانہ چالوں کے اور کچھ نہیں۔

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی علالت

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع منظر ہے کہ اعصابی درد دانتوں اور جبڑے کی ہڈیوں میں بدستور ہے۔ حرارت بھی آج زیادہ ہے۔ اس نئی تکلیف کے پیدا ہو جانے سے صحت میں ترقی کی رفتار رک گئی ہے۔ نبض میں بھی تیزی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

ریلوے کے متعلق بین الملکتی کانفرنس

لاہور ۲۱ مئی۔ پیر کو ریلوے کی بین الملکتی کانفرنس لاہور میں شروع ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں ریل کے ڈبوں اور دیگر سامان کے تقسیم کے فیصلے کے علاوہ مشرقی بنگال کے کارخانوں کے اس سامان کے متعلق بھی بات چیت ہوگی۔ جو ہندوستان نے روک لیا ہے۔ پاکستانی وفد کی قیادت ریلوے کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر نظام الدین کریں گے۔

چور جوتا چھوڑ گیا

لاہور ۲۱ مئی۔ کل نصف شب کے وقت مدیر انقلاب مولانا غلام رسول مہر کے ہاں ایک چور وارد ہوا۔ ابھی اس نے دو ایک تالے ہی توڑے تھے۔ کہ گھر والے جاگ پڑے۔ اور وہ بھاگ کر جناب سالک کی کوٹھی میں آگھسا۔ یہاں آکر اس نے ڈرائینگ روم کا شیشہ توڑا۔ کھڑکی کھولی اور داخل ہو کر ملحقہ کمرے میں گھسنے ہی کو تھا کہ گھر والوں کی آواز سنکر افراتفری میں بھاگا اور اس کا ایک جوتا ڈرائینگ روم میں رہ گیا۔ پولیس اس جوتے کے مالک کی ڈھونڈ میں لگی ہوئی ہے۔

۸ سیر چرس پکڑی گئی
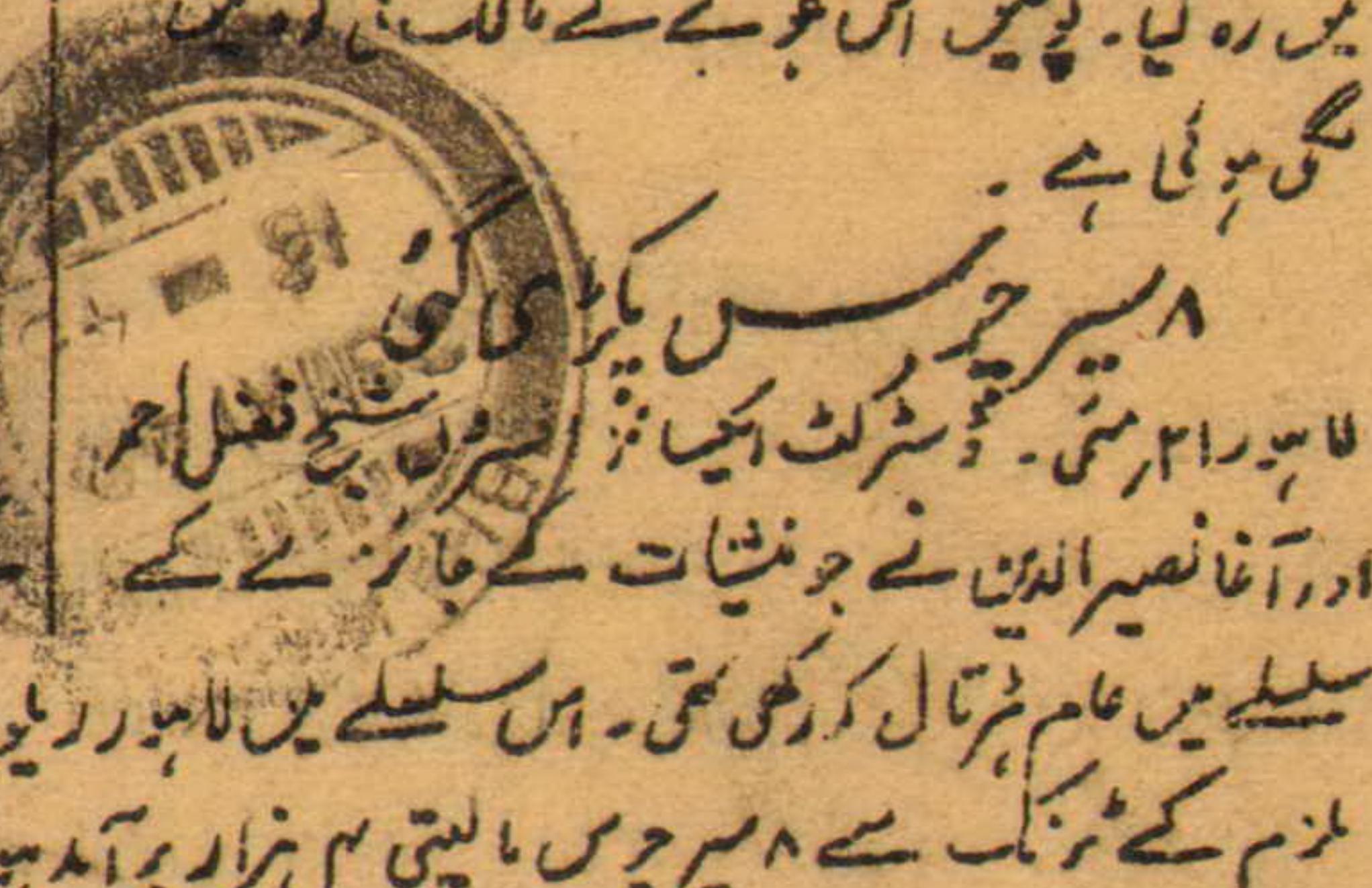
لاہور ۲۱ مئی۔ ڈسٹرکٹ ایکسائز افسران شیخ فضل احمد اور آغا نصیر الدین نے جو منشیات کے جائزے کے سلسلے میں عام ہڑتال کر رکھی تھی۔ اس سلسلے میں لاہور ریلوے سٹیشن پر آج ایک لانس نائک کو گرفتار کرلیا گیا۔ ملزم کے ٹرنک سے ۸ سیر چرس مالیتی ۴ ہزار برآمد ہوئی۔ ملزم پاکستان میل کے ذریعہ راولپنڈی سے کراچی جا رہا تھا۔

مغربی پنجاب میں فوراً شراب کی بندش کا حکم جاری کیا جائے

لاہور ۲۱ مئی۔ ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر اقبال شیدائی نے حکومت پاکستان کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ صوبے کے عوام کے مطالبوں پر کامل توجہ دیتے ہوئے صوبے میں امتناع خمر کے قانون کی خامیاں دور کرنے کے بعد اسے اولین فرصت میں نافذ کرے۔

آپ نے کہا یہ قابل رحم بات ہے کہ ایک اسلامی حکومت کے باشندوں کو اپنی اسلامی حکومت سے یہ کہنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ وہ امتناع خمر کا حکم دے۔ حالانکہ ہماری جدوجہد پاکستان ہی ایک اسلامی حکومت کے تصور کے ماتحت تھی۔ ہمارے اکابر نے ہمیشہ عوام سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ملک میں اسلامی قانون رائج کریں گے۔ چنانچہ اس سلسلے میں پاکستان آئین ساز اسمبلی نے ایک قرارداد پاس کی۔ لیکن مصلحت وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ امتناع خمر کو فوراً نافذ کیا جائے۔ آپ نے کہا صوبے کے عوام نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہم ان کی آواز حکومت کے کانوں تک پہونچائیں۔ کل کے جلسے اور مظاہرے اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ عوام اس حرام شے کو کتنی جلدی بند دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔

"پاکستان ایرویز" کارپوریشن کے قیام پر غور و خوض

کراچی ۲۱ مئی۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت پاکستان دو سول ہوائی سروسوں کو اپنی تحویل میں لینے والی ہے۔ اور اس مسئلے پر بڑے شد و مد سے غور ہو رہا ہے۔ کہ پاک ایرویز اور اورینٹ ایرویز کو ملا کر برٹش ایرویز کی طرح ایک قومی کارپوریشن قائم کردی جائے۔ اگر اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا گیا تو حکومت صرف ۵۰ فیصدی حصے اپنے رکھے گی۔ اور باقی ۵۰ فیصدی ان کمپنیوں کے ہوں گے۔ اور اس نئی کارپوریشن کا نام "پاکستان ایرویز" ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض مالی دقتوں کی وجہ سے وہ شاید اس پر رضامند نہیں ہیں۔ لیکن اس سے دونوں کمپنیوں کو اس جدوجہد مسابقت کی کوفت سے ضرور نجات مل جائے گی جس سے آجکل دونوں دوچار ہیں۔

ہندوستان جانے والے ہوائی جہازوں کے محصول کو بھی ہٹانے کے معاملے پر غور ہو رہا ہے۔ یا کم کر دیا جائے گا۔ حکومت اس راستے کو بھی بین الاقوامی قرار دے کر مقامی محصول سے مستثنیٰ کرے گا۔ امید ہے کارپوریشن کے قیام کے سلسلے میں حکومت اور کمپنیوں کے مابین اگلے ہفتے بات چیت شروع ہو جائے گی۔

شرائط صلح کے متعلق پاکستان کے جواب کا انتظار

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے صدر مسٹر لوزانو آج نئی دہلی سے سرینگر پہنچ گئے۔ آپ حکومت ہندوستان کا جواب اپنے ساتھ لائے ہیں۔ جس پر آج رات غور ہوگا۔ کمیشن کے دو ارکان کراچی میں حکومت پاکستان سے آخری شرائط صلح کے متعلق جواب لینے کے لئے جائیں گے۔ ان ارکان کی اگلے چند دنوں کے اندر اندر پہونچ جانے کی امید ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ولیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ سے طبع کرا کر دفتر الفضل لاہور سے شائع کیا

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال پنجم کے وعدے ۳۱ مارچ تک پورا کرنیوالوں کی

آخری قسط

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال پنجم کا وعدہ ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا کرنے والوں کی آخری فہرست دی جا رہی ہے۔ دفتر اول کے سال پندرھویں کے وعدوں کی فہرست بھی شائع ہو چکی ہے اب اگر دفتر اول یا دفتر دوم کا چندہ تحریک جدید کسی نے دیا ہے۔ اور اس کا نام شائع شدہ فہرستوں میں نہیں ہے تو انہیں وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ وہ احباب جو اپنے وعدے اب تک نہیں ادا کر سکے انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کا وعدہ ۳۰ اپریل تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ تحریک جدید کو اس وقت بیرونی ممالک میں مبلغین کے اخراجات بھیجنے اور تیار کرنے والے مبلغین کو اعلیٰ تعلیم کے لئے کالجوں میں داخل کرانے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نام	رقم
صالحہ مرحومہ اہلیہ غلام قادر صاحب ۲/۱۶۰ بہاولنگر	۳۱/۵
پیر عبد الحئی صاحب رام سوامی کراچی	۱۵/۸
خواجہ رشید احمد صاحب بٹ "	۳۶/-
منیر احمد خاں صاحب " "	۳۰/-
اہلیہ چوہدری محمد نذیر صاحب مارٹن روڈ	۶/-
بیگم صاحبہ محمد امیر خاں صاحب ڈرگ روڈ	۱۲/-
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد احمد صاحب جلیل الدار کلرک ایئر کینٹ	۵/۱۴
امۃ الحفیظ بنت حافظ عبد السلام صاحب کراچی	۶/-
فہمیدہ بیگم اہلیہ مشتاق احمد صاحب "	۱۵/۱۳
بشریٰ بیگم اہلیہ شیخ عبد الشکور صاحب	۷/-
فرخ ممتاز صاحبہ وِلسن سٹریٹ کراچی	۱۰/-
صغریٰ بیگم اہلیہ ہدایت اللہ صاحب بگوی	۸/-
طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمود صاحب	۵۰/-
اہلیہ مبارک احمد صاحب رام سوامی	۱۳/-
بیگم چوہدری احمد جان صاحب	۳۲/-
رشیدہ بیگم اہلیہ خواجہ نعمت اللہ صاحب	۱۰/-
حمیدہ بیگم اہلیہ فتح اللہ صاحب	۵/۷
امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب	۶/-
صادقہ سعیدہ اہلیہ خواجہ محمد سعید احمد صاحب	۵/-
اہلیہ عبد القیوم صاحب روہڑی	۶/۱۴
چوہدری نذیر احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ	۲۶/-
" عزیز احمد لطیف احمد صاحبان "	۲۵/۲
منشی محمد صادق صاحب محمود آباد اسٹیٹ	۲۱/-
اہلیہ صاحبہ مظفر حسین صاحب "	۷/-
منشی پیر محمد صاحب "	۵۰/-
چوہدری بدر دین صاحب "	۵/۱۰
" محمد رفیع صاحب شریف آباد سندھ	۵/۸
اہلیہ " " " "	۶/۸
چوہدری نیاز احمد صاحب "	۵/-
اہلیہ " " " "	۵/-
چوہدری طالب علی صاحب "	۱۴۰/-
" محمد حبیب اللہ صاحب کوٹ احمدیاں	۶/-
امۃ الحکیم صاحبہ "	۶/-
رشید احمد صاحب "	۵/۸
منور احمد صاحب "	۵/۸
بابو محمد دین صاحب مرحوم منجانب مشتاق احمد صاحب	۲۰/-

نام	رقم
چوہدری عبد الخالق صاحب ۲۷۰ ناچلو	۸/-
بیگم چوہدری ہدایت اللہ صاحب کنڈیارو نوابشاہ	۶/۱۴
چوہدری نذیر احمد صاحب حسن بادشاہ سندھ	۱۲۵/-
" محمد یوسف صاحب بشیر آباد "	۲۵/۸
" غلام محمد بشیر	۲۳/-
اہلیہ " "	۷/-
چوہدری محمد حسین صاحب S.D.O. چمبر سندھ	۲۳۰/-
" محمد شفیع خاں صاحب پسر " "	۲۴/-
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب	۱۷/-
سردار بیگم " بنت " "	۱۴/-
مختار بیگم " " "	۸/-
چوہدری ظہور حسین صاحب مرحوم "	۱۷/-
" فتح محمد صاحب مرحوم والد مرحوم چوہدری محمد حسین صاحب	۱۷/-
برکت بی بی صاحبہ والدہ مرحومہ " "	۱۷/-
چوہدری اللہ بخش صاحب دادا مرحوم	۱۷/-
سکینہ بیگم اہلیہ عبد القادر صاحب شمس آباد	۷/-
اہلیہ چوہدری جمال دین صاحب دریا خان	۳۲/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب	۴۰/-
بابو داؤد احمد صاحب گلزار ٹھیکیدار گھوٹکی	۱۰۰/-
اہلیہ " " "	۲۰/-
چوہدری نصر اللہ خاں صاحب میرپور سندھ	۳۶/-
ملک منیر احمد صاحب نثار پیر دلشاد "	۷/-
شیخ حمید احمد صاحب آف لندن کراچی	۳۵/-
اہلیہ شریف احمد صاحب جھنڈو سندھ	۳۶/-
بابو محمد شریف صاحب کوئٹہ	۴۳/-
کوارٹر ماسٹر محمد عبد اللہ خاں صاحب	۲۵/-
بیگم صاحبہ " "	۸/-
مستری کریم بخش صاحب	۳۱/۸
ناصرہ بیگم بنت مولوی عطا محمد صاحب کوئٹہ	۷/-
میاں حشمت اللہ صاحب "	۲۷/-
ممتاز عصمت اللہ بنت عبد الخالق صاحب	۵/۱۴
اہلیہ مسعود احمد صاحب طور رشید لوک گنڈی	۱۱/-
کوارٹر ماسٹر جمعدار غلام محمد صاحب قلات	۴۰/-
سید شہاب احمد صاحب پٹنہ	۲۰/-
سیٹھ محمد اسمٰعیل موسیٰ صاحب بہاولنگر بحساب اوحقین	۴۳/-
محمد سلیمان ابن ڈاکٹر محمد ادریس صاحب حیدر آباد دکن	۸/-

نام	رقم
امۃ الباسط صاحبہ دختر ڈاکٹر محمد یونس صاحب حیدر آباد دکن	۷/-
مجید احمد صاحب ابن سیٹھ حمید احمد صاحب "	۵/-
دختر سلیمان صاحب	۲/۸
اہلیہ " "	۶/۸
والدہ " "	۶/۸
اہلیہ محمد اسحٰق "	۱۱/-
فرزندان و دختران کمال الدین صاحب	۶/-
ظفر اللہ صاحب محمود ابن محمد حسین صاحب بٹور پالور دکن	۷/۸
دختران "	۷/۸
نصرت بیگم دختر سیٹھ غلام احمد صاحب	۲۵/-
عفت بیگم دختر " " "	۲۵/-
سیدہ عظیمہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب سکندر آباد دکن	۲۶/۷
سعید جہانگیر علی صاحب فلک نما "	۵۶/۶
محمد عبد الرحمٰن صاحب "	۲۶/-

نام	رقم
مقبول احمد و مشتاق احمد صاحبان سکندر آباد دکن	۷/۸
جگے شاہ صاحب احمدی "	۱۳/-
چراغ بی بی صاحبہ [illegible]	[illegible]
رضیہ بیگم صاحبہ سنگمبو	۷/-
[illegible]	۲۵/-
شیخ مشتاق احمد صاحب کلکتہ	۲۲۵/-
بابو مختار احمد منجانب ہاشم علی [illegible]	[illegible]
" محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم "	۵/۱۴
" مختاری بیگم مرحومہ	۵/۱۴
عبد الغنی صاحب سنگلین چٹاگانگ	۸۰/-
محمد اکرم صاحب بیرونی افریقہ	۱۶۰/۶
سید محمد امین شاہ جبیل ٹو سیرالیون	۳۰/-
محمد احسان الٰہی صاحب جوہر گولڈ کوسٹ	۴۰/-

اسلام میں بعض الفاظ کا مفہوم

۱۔ انقلاب کے معنے ہیں چیز کو کلیتہً بدل دینا۔ (انقلاب حقیقی صفحہ ۲۳)

۲۔ دین اسلامی نظام کے ہر شعبہ کا نام ہے (الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

۳۔ عرش۔ عرش کوئی مخلوق چیز نہیں۔ بلکہ محض وراء الوراء مقام کا نام عرش ہے۔ جس سے مخلوق کو کوئی اشتراک نہیں (چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۲)

۴۔ خلع جب عورت بذریعہ حاکم طلاق لیتی ہے۔ تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام خلع ہے (" صفحہ ۷۵)

۵۔ توبہ لغت عرب میں رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۲۵)

۶۔ رجوع بندہ کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ (" صفحہ ۱۲۶)

۷۔ زندہ روح۔ جب کوئی روح خدا تعالیٰ کی محبت سے پُر ہو کر اور اس کی راہ میں قربان ہو کر دنیا سے جاتی ہے تو اسکو زندہ روح کہا جاتا ہے۔ باقی سب مردہ روحیں ہوتی ہیں۔ (" صفحہ ۱۲۵)

۸۔ موت اس بات کا نام ہے کہ ایک چیز اپنی لازمی صفات کو چھوڑ دیتی ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ وہ چیز مر گئی۔ (" صفحہ ۱۵۲)

۹۔ زندگی۔ کی علامت خود اختیاری اور خود شناسی ہے۔ (" صفحہ ۱۵۵)

۱۰۔ علم اس چیز کے جاننے کے لئے آتا ہے۔ جو باہر سے پیدا ہو یعنی سن کر یا دیکھ کر یا چھو کر یا چکھ کر پیدا ہو مثلاً کسی شخص کا ایک میٹھی چیز کو چکھ کر جس ذائقہ کا پتہ چلتا ہے وہ علم کہلا سکتا ہے شعور یا عرفان نہیں کہلا سکتا (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۴۹)

۱۱۔ عرفان اس علم کو کہتے ہیں جو دوبارہ حاصل ہو کیونکہ عرفان پہچاننے کو کہتے ہیں اور پہچانتا انسان اس شے کو ہے۔ جس کا علم اسے پہلے حاصل ہو چکا ہو۔ ایک شخص کو پہچاننے کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے اسے پہلے دیکھا ہوا تھا۔ دوبارہ دیکھ کر ہمارا وہ سابق علم تازہ ہو گیا اور ہم نے اس علم کے متعلق غلطی نہیں کی۔ روحانی علوم کو اسی لئے عرفان کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ذریعہ سے یا فطرت صحیحہ کے ذریعہ سے جو روحانی امور ہمیں معلوم تھے ہم نے ان سب کا مشاہدہ کیا تو پہچان لیا کہ وہی چیز ہے جس کا علم کلام الٰہی یا فطرت صحیحہ کے ذریعہ سے ہم کو حاصل ہو چکا تھا۔ مشاہدہ کر لیا اور سمجھ لیا کہ یہ وہی صفات ہیں جن کو اس نے کلام الٰہی میں پڑھا تھا۔ (" صفحہ ۱۷)

۱۲۔ عقل اس قوت کو کہتے ہیں کہ جو انسان کو علم، فکر اور شعور کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشتی ہے اور عاقل وہ ہے جو علم صحیح۔ فکر صحیح اور شعور صحیح کے مطابق کام کرے اور اپنے نفس کو ان کے خلاف چلنے سے روکے (" صفحہ ۱۷)

۱۳۔ فکر اس قوت کا نام ہے جو بیرونی علم کے نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے اور متفکر اسے کہتے ہیں کہ جو اس بسیط علم کو جو اسے حاصل ہو چکا جوڑ کر اور ملا کر ایک نتیجہ پیدا کرے جو محض بسیط علم سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا (" ")

۱۴۔ شعور وہ مخفی حِس ہے جو انسان کو اس کے اندرونی قویٰ کا علم دیتی ہے اور اس کا تعلق بیرونی علم سے نہیں (" ") (مرتبہ عبد الحمید آصف)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے

روزنامہ —— "الفضل" —— لاہور

۲۲ مئی ۱۹۴۹ء

اسلامی نظریہ کی خصوصیات

ہم اس امر کو واضح کر چکے ہیں۔ کہ سرمایہ دارانہ اور اشتراکی دونوں نظاموں کا مطمح نظر مادی منفعت ہے۔ اگرچہ دنیا میں مادہ پرستی کا مرض بہت پرانا ہے۔ لیکن عصر جدید میں اس نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اس کی ترقی کا باعث ازمنہ وسطیٰ میں یورپ کی غیر معقول اعتقادی عیسائیت سے بیزاری ہے۔ عیسائیت نے جو غیر معقول اعتقادی تصور یورپ میں مذہب کا پیش کیا۔ انسانی عقل کا اسکے خلاف کبھی نہ کبھی بغاوت کرنا لازمی تھا۔ انسانیت کا معقول پہلو ہمیشہ کے لئے پامال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جب یورپ میں بیداری ہوئی۔ تو رسمی عیسائیت نے اس کو دبانے کے لئے پورا پورا زور لگایا۔ اور اس عہد میں بہت سے سائنس دان مرتد قرار دیکر موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ مذہب سے لوگ بیزار ہو گئے اس خیال کے زیر اثر اب جو بھی تحریک یورپ میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ لادینی عقل کے مفروضہ پر رونما ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ مذہبی چھان بین بھی اسی نقطۂ نظر سے کی جاتی ہے اگرچہ بعض فلسفیوں نے ایک ایسی ہستی کا موجود ہونا لازمی قرار دیا ہے۔ جو اس تمام کائنات کو چلا رہی ہے۔ لیکن ان کی عقل پرستی ان کو اس دنیا کے حدود سے باہر قدم رکھنے سے مانع ہے۔ حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ عقل سے انسان اس مرحلہ پر تو پہنچ سکتا ہے۔ کہ وہ جان لے۔ کہ کسی ایسی ہستی کا وجود ہونا چاہیئے۔ جو اس کارخانہ کو قائم رکھنے کی ذمہ دار ہے لیکن واقعی کوئی ایسی ہستی موجود ہے بھی اسکو ثابت کرنے کے لئے وہ ذرائع کام نہیں دے سکتے۔ جو موجودہ سائنس دان اختیار کرنا اپنے آپ پر لازم قرار دے چکے ہیں۔ موجودہ نارمل مغربی عقلمند انسان مادی اسباب وعلل کے حدود سے باہر نہیں جانا چاہتا۔ وہ زندگی کے ہر موثر کو اپنے ایجاد کردہ آلات سے ماپ تول کر دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ الہام کا اس لئے قائل نہیں ہو سکتا۔ کہ ابھی وہ کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں کر سکا۔ جس کی مدد سے وہ اس کی کمیت اور کیفیت کو اعداد وشمار میں پیش کر سکے:

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ سائنس دان فلاسفروں نے اپنے طریق کار میں بے حد ترقی کر لی ہے۔ اور وہ بعض نہایت دقیق نتائج اور اعداد وشمار مہیا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ذہنی خیال کی لہریں گن سکتے ہیں۔ اور ان کے تغیرات کے اثرات کے نقوش اپنے آلات پر ثبت کر سکتے ہیں۔ بے شک انہوں نے یہ دریافت کر لیا ہے۔ کہ خیالات کی لہروں کا نہایت گہرا تعلق اس سفید سفید مادہ کے ساتھ ہے جس کو مغز کہتے ہیں۔ اور جو سر کی کھوپری میں موجود ہے۔ اور خیالات کی لہروں کو ان تغیرات کے ساتھ ایک نسبت ہے۔ جو اس سفید سفید مادہ میں رونما ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی دن وہ ایسا مادہ بنانے میں بھی کامیاب ہو جائیں۔ جس سے خیالات کی لہریں اٹھتی ہیں۔ یہ بے شک ممکن ہے۔ لیکن وہ یہ شاید کبھی نہیں جان سکیں گے کہ سفید مادہ سے خیالات کا ایسا تعلق کیوں ہے۔ ایک موٹی مثال لیجئے۔ جب ہمارے جسم پر کوئی پتھر زور سے ٹکراتا ہے۔ تو درد پیدا ہوتا ہے سائنس دان یہ تو آلات سے معلوم کر سکتا ہے کہ پتھر کے ٹکرانے سے جسم کے اعصاب پر دباؤ پڑا۔ اور اس دباؤ نے جا کر دماغ کے کسی خاص حصہ میں درد کے احساس کی صورت اختیار کر لی۔ سائنس دان آلات کی مدد سے درد کی کمیت اور کیفیت کے نقوش مادی دنیا میں بے شک پیش کر سکتا ہے۔ لیکن وہ درد کی ماہیت اور اس کا چون وچرا قطعاً معلوم نہیں کر سکتا۔ اس کے نقوش محض درد کے ایک بیان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بذات خود درد نہیں بن سکتے۔ بے شک تھرمامیٹر ہمیں درجہ حرارت بتا دیتا ہے۔ لیکن خود حرارت کو ہمارے احساس میں منتقل نہیں کر سکتا۔ یہ درست ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اتنا دباؤ اعصاب پر ڈال کر جتنا ایک خاص درجہ کا درد پیدا کرے، اس درجہ کا درد ہم پیدا کر لیں یا اس درجہ کا بخار چڑھا کر اپنے جسم میں اتنی حرارت محسوس کر سکیں۔ جتنی تھرمامیٹر بتاتا ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ درجہ معلوم کرنے سے درد یا حرارت کی کیفیت بھی کسی دوسرے کو محسوس ہو سکے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان یا حیوان یا ہر جاندار میں ایک خاص چیز موجود ہے۔ جس پر ہماری سائنس ہمارا علم ہماری عقل ہمارا فلسفہ خواہ ... کیوں نہ کر جائیں حاوی نہیں ہو سکتے۔

باوجود اسکے کہ یہ خاص چیز ایک واقعی چیز ہے۔ جو موجود ہے۔ اور محض خیالی بات نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ چیز نہ ہو۔ تو نہ کوئی علم ہو نہ کوئی سائنس اور نہ کوئی فلسفہ اور دراصل یہی چیز ہماری زندگی کی جڑ ہے۔ اور ہمارے ہر مشاہدہ ہر تجربہ میں اس کا موجود ہونا لازمی ہے۔ ورنہ ہمارا مشاہدہ ہمارا تجربہ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ کیونکہ ایک پتھر ایک مٹی کے ڈھیلے کا مشاہدہ اور تجربہ کیا معنے رکھ سکتا ہے۔ الغرض اگرچہ یہ چیز ہماری زندگی کی بنیاد ہے۔ اور ہمارے تمام حواس اور ان کی کمیت اور کیفیت کا انحصار اسی چیز پر ہے۔ لیکن ہم نازک سے نازک آلہ سے بھی اسکو اس طرح بیان نہیں کر سکتے۔ کہ ہم اسکو واقعی محسوس کر لیں دوسرے لفظوں میں سائنس اپنے انتہائی کمال پر پہونچ کر بھی جو ہماری مدد کر سکتی ہے وہ اتنی ہے کہ وہ کسی احساس کے متعلق یہ تو ثابت کر سکتی ہے۔ کہ حالات ایسے ہیں کہ یہ احساس موجود ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ یہ ثابت نہیں کر سکتی۔ کہ واقعی وہ احساس موجود ہے بھی۔ جب تک کسی نفس پر اس احساس کی وہی کیفیت واقعی طاری نہ ہو۔ مثلاً اگر کسی کو چوٹ لگے۔ تو ہم سائنسی آلات سے اس درد کا درجہ تو معلوم کر سکتے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس درجہ کا درد ہونا چاہیئے۔ لیکن ہو بہو درد کی کیفیت خود محسوس نہیں کر سکتے تاوقتیکہ ان حالات میں اسی درجہ کی چوٹ ہمارے اس قسم کی نفسیاتی کیفیت کے دوران میں ہم کو نہ لگائی جائے۔

سوال یہ ہے کہ جب ہم ان کیفیات کو جو مادی موثرات انسانی نفس میں پیدا کرتے ہیں۔ ایک نفس سے دوسرے نفس میں سائنسی آلات کے نقوش واعداد وشمار سے منتقل نہیں کر سکتے۔ اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم ان آلات سے اس کیفیت کو سمجھ سکیں۔ جو ایک انسان اللہ تعالےٰ کی آواز سنکر محسوس کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک پھول کو سونگھ کر یہ کہتا ہے۔ کہ اس میں خوشبو ہے۔ تو سوائے اسکے کہ آپ خود اس پھول کو سونگھ کر اسکو محسوس کریں۔ آپ کے پاس اول الذکر کے خوشبو سونگھنے کا اور کیا ثبوت ہے۔ پھر اگر کچھ اور آدمی بھی پھول کو سونگھ کر خوشبو کی موجودگی تسلیم کریں۔ مگر آپ کو خوشبو محسوس نہ ہو۔ تو اس سے کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔ یہی کہ آپ کے احساس میں نقص ہے۔ اگر آپ کے احساس میں نقص ہے۔ تو دنیا کا کوئی نازک سے نازک آلہ بھی آپ کو وہ کیفیت نہیں سمجھا سکتا۔ جو پھول سونگھنے سے ان دوسروں کی سمجھ میں آئی ہے۔ جن کے احساس صحیح ہیں۔

دنیا میں بہت سے ایسے لوگ گزرے ہیں جنہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی ذات کو محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے ہمکلام ہوتے رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی شہادت کو ہم کس طرح رد کر سکتے ہیں۔ باوجودیکہ ہم اس کیفیت کو سائنسی ذرائع سے محسوس نہیں کر سکتے۔ ہمیں ان لوگوں کی شہادت پر اعتبار کرنا پڑے گا۔ خاصکر جب ہم سائنٹیفک طریقوں سے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ ایک خدا کا ہونا ضروری ہے۔ جو اس تمام کارخانے کے چلتا رکھنے کا ذمہ دار ہو۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ہم اس بات پر مطمئن ہو سکتے ہیں۔ کہ کوئی خدا ہونا چاہیئے دوسرے لفظوں میں سوال ہے کہ کیا موجودہ انسان کو ہستی باری تعالےٰ کے اس طرح کے براہ راست ثبوت کی ضرورت نہیں۔ جس طرح پھول کی خوشبو کے براہ راست ثبوت کی ضرورت ہے۔

اس وقت اکثر دنیا کی یہ کیفیت ہے کہ اول تو وہ خدا تعالےٰ کی ہستی کی ہی عملاً منکر ہو چکی ہے۔ اور اگر اس پر اعتقاد رکھتی بھی ہے تو بالواسطہ ذریعہ اعتقاد کو مستحسن سمجھتی ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان بھی اب یہ کہنے لگے ہیں۔ کہ عقل ہی چونکہ پختہ کار ہو چکی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی دخل اندازی کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی دخل اندازی کی ضرورت ہو یا نہ ہو مگر خود باری تعالےٰ کی ہستی کے براہ راست ثبوت کی ضرورت ایسی ہے جو ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ کیونکہ ہدایت خواہ کتنی بھی کامل ہو اس ضرورت کو پورا نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس کامل ہدایت کی افادیت بھی اسی بات پر منحصر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا براہ راست ثبوت ہر وقت ملتا رہے۔

اگر آج دنیا اس براہ راست ثبوت کو نہیں مانتی۔ تو محض بالواسطہ ثبوت کی بنا پر وہ ان شہادتوں پر کس طرح اعتبار کر سکتی ہے جو پچھلے زمانے کے خدا پرستوں نے باری تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب پر کس طرح ایمان لا سکتی ہے؟

ہم نے کل عرض کیا تھا کہ اسلامی نظام کی برتری دوسرے دنیاوی نظاموں پر اس لئے ہے۔ کہ یہ انسان کو اپنے اعمال کی جزا سزا یعنی حیات بعد ممات میں انعامات

یا عذاب جیسی کہ صورت ہو پر یقین پیدا کر کے اس سے دوسروں کے لئے اپنی پیدا کی ہوئی دولت خرچ کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ معاد پر یقین اسی صورت میں کامل ہو سکتا ہے کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ہم براہ راست اس کی ہستی کو محسوس کریں محض فلسفیانہ عقلی دلائل سے اس کے وجود کے امکان پر کامل یقین کا انحصار نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر محض امکانی ایمان کوئی بھی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔

احمدیت یا حقیقی اسلام دنیا میں اسی حقیقت کو قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

ہماری طالبات کو چاہئے کہ وہ دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں!

اب جبکہ تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے۔ بعض ایسی طالبات کی طرف سے بھی تعلیمی امداد کی درخواستیں آرہی ہیں۔ جو بی۔ اے۔ بی۔ ٹی یا انگریزی ڈگریوں کے حصول کیلئے کوشاں ہیں۔ احمدیت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیمی میدان میں بھی انقلاب پیدا کرنا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہماری طالبات دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر ہم بھی عام روش کے ساتھ مروجہ تعلیم کے حصول میں ہی لگے رہے تو دین کا مغز علم کون سیکھے گا؟

پس آپ قرآن پڑھیں۔ حدیث پڑھیں اور بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سوسائٹی کو چلانے کے لئے اور زندگی کا مقصود پانے کے لئے عورت کے کیا فرائض مقرر کئے ہیں؟ بے شک دنیوی علم کا جاننا ساتھ ساتھ ضروری ہے مگر صرف دنیوی علم ہمارے کسی کام کا نہیں۔ دین کا مغز حاصل کرنا اور پھر اس کو اپنی سوسائٹی پر اس طریق سے چسپاں کرنا کہ سوسائٹی کی خامیاں دور ہو جائیں ہمارا مقصد ہے۔

نظارت تعلیم ہر ایسی طالبہ کو مکمل سہولتیں دیگی جو دینی علوم کے حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہو۔

ربوہ میں ہماری دینیات کی تمام کلاسز (جامعہ نصرت) باقاعدہ کھلی ہوئی ہیں۔ جہاں مڈل اور میٹرک کے امتحانات کے بعد لڑکیاں مختلف کلاسوں میں داخل ہو سکتی ہیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

درخواست دعا

برادرم غلام رسول صاحب جامعہ احمدیہ جو گذشتہ فسادات میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ساتھ قید و بند کی مصائب برداشت کرتے رہے ہیں۔ امسال ماہ جون میں مولوی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ تیاری کا موقعہ نہیں مل سکا۔ احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

عبد الحمید مولوی فاضل

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

(از سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم جزو اول مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

(۷)

پھر ایک اور روایت آتی ہے کہ:

بعث رسول اللہ صلعم بعثا قبل الساحل وامّر علیھم ابا عبیدۃ بن الجراح وھم ثلاث مائۃ فخرجنا وکنا ببعض الطریق فنی الزاد فامر ابو عبیدۃ بازواد الجیش فجمع فکان مزودی تمر فکان یقوّتنا کل یوم قلیلا قلیلا حتی فنی فلم یکن یصیبنا الا تمرۃ تمرۃ۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ سیف البحر)

یعنی "آنحضرت صلعم نے صحابہ کی ایک پارٹی ساحل سمندر کی طرف روانہ کی۔ اور سریہ کا امیر (اپنے مقرب صحابی) ابو عبیدہ بن جراح کو مقرر فرمایا۔ اور یہ پارٹی تین سو صحابہ پر مشتمل تھی۔ راوی کہتا ہے کہ ہم اس سریہ میں نکلے لیکن (رستہ بھول جانے کی وجہ سے) ابھی ہم اس کے رستہ میں ہی تھے کہ ہمارا زاد کم ہونا شروع ہو گیا۔ اس پر ابو عبیدہؓ نے حکم دیا کہ سب لوگوں کی خوراک کا ذخیرہ جمع کر دیا جائے۔ تو یہ سارا جمع شدہ ذخیرہ دو توشہ دان تھا۔ اس کے بعد ابو عبیدہؓ ہمیں اس ذخیرہ میں سے تھوڑی تھوڑی خوراک تقسیم کرواتے تھے حتیٰ کہ یہ ذخیرہ اتنا کم ہو گیا کہ بالآخر ہمارا راشن ایک ایک کھجور فی کس پر آگیا۔"

اس روایت سے یہ بھاری اصول مستنبط ہوتا ہے کہ خاص ہنگامی حالات میں خوراک کے انفرادی ذخائر کو اکٹھا کر کے قومی ذخیرہ میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ایک دوسری روایت آتی ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم۔ (بخاری باب الشرکۃ فی الطعام)

یعنی "آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ اشعر قبیلہ کے لوگوں کا یہ طریق ہے کہ جب کسی سفر میں انہیں خوراک کا توڑا پیش آتا ہے یا حضر کی حالت میں ہی ان کے اہل و عیال کی خوراک میں کمی آجاتی ہے تو ایسی صورت میں وہ سب لوگوں کی خوراک ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر اس جمع شدہ خوراک کو ایک ناپ کے مطابق سب لوگوں میں مساویانہ طریق پر بانٹ دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا میرے ساتھ حقیقی جوڑ ہے اور میرا ان کے ساتھ حقیقی جوڑ ہے۔"

یہ الفاظ جس بلند اور شاندار روح کا اظہار کر رہے ہیں وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں مگر افسوس ہے کہ دنیا نے ابھی اس عظیم الشان محسن کی قدر نہیں کی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام میں دولت کی تقسیم کے متعلق چار بنیادی اصول تسلیم کئے گئے ہیں۔

(اوّل) تقسیم ورثہ اور نظام زکوٰۃ کے قیام اور سود اور جوئے کی حرمت کے ذریعہ ملکی دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے بچایا جائے۔

(دوم) مگر دولت پیدا کرنے کے انفرادی حق کو قائم رکھا جائے تاکہ کام کرنے کا ذاتی محرک بھی قائم رہے اور افراد کے دماغ تختہ ہونے پائیں۔

(سوم) جو لوگ باوجود ان ذرائع کے کسی خاص معذوری کی وجہ سے اپنی اقل ضروریات کا سامان بھی پیدا نہ کر سکیں۔ ان کی ضروریات کا حکومت انتظام کرے۔

(چہارم) خاص ہنگامی حالت میں جب کہ خوراک کی خطرناک قلت پیدا ہو جائے تمام انفرادی ذخیروں کو جمع کر کے ایک مرکزی قومی ذخیرہ جمع کیا جائے تاکہ سب لوگوں کو اقل خوراک کا مساویانہ راشن ملتا رہے اور یہ نہ ہو کہ ملک کا ایک حصہ تو عیش اڑائے اور دوسرا قوت لا یموت سے بھی محروم ہو۔

دینی اور روحانی امور میں مساوات

اس کے بعد ہم اس مساوات کی بحث کو لیتے ہیں جو دینی اور روحانی امور سے تعلق رکھتی ہے اور جاننا چاہئے کہ گو لامذہب لوگوں اور دنیاداروں کو اس میدان کی اہمیت پر اطلاع نہ ہو۔ مگر قرب الٰہی کی تڑپ رکھنے والوں اور نجات اخروی کے متلاشیوں کے نزدیک یہ میدان دنیا کی زندگی سے بھی بہت زیادہ اہم اور بہت زیادہ قابل توجہ ہے اور الحمد للہ کہ اس میدان میں بھی اسلامی تعلیم نے صحیح مساوات کے ترازو کو پوری طرح برابر رکھا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جہاں دوسرے مذاہب یہ تعلیم دیتے ہیں کہ خدائے الہام کا نزول اور اس کے نبیوں اور رسولوں کا ظہور صرف خاص خاص قوموں کے ساتھ ہی مخصوص رہا ہے اور دنیا کی دوسری قومیں اس عظیم الشان روحانی نعمت سے کُلّی طور پر محروم رہی ہیں۔ مثلاً یہودی لوگ اپنے سوا کسی دوسری قوم کو اس روحانی انعام کا حقدار نہیں سمجھتے اور اسی طرح ہندو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا کا کلام صرف آریہ ورت تک محدود رہا ہے۔ اور کسی دوسرے ملک اور دوسری قوم نے اس سے حصہ نہیں پایا۔ اور عملاً عیسائی قوم بھی بنی اسرائیل کے باہر کسی نبی اور رسول وغیرہ کی قائل نہیں۔ الغرض جہاں دنیا کی ہر قوم اس روحانی نعمت کو صرف اپنے آپ تک محدود قرار دے رہی ہے اور کسی دوسری قوم کو اس کا حقدار نہیں سمجھتی وہاں اسلام ببانگ بلند یہ تعلیم دیتا ہے کہ جس طرح خدا نے اپنی مادی نعمتوں کو ہر قوم اور ہر ملک پر وسیع کر رکھا ہے اور کسی ایک قوم یا ایک ملک کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ مثلاً اس کا سورج ساری دنیا کو روشنی پہنچاتا ہے۔ اس کی ہوا سارے کرّہ ارض کو یکساں گھیرے ہوئے ہے۔ اس کا پانی ساری دنیا کو سیراب کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح خدا نے دینی اور روحانی نعمتوں کو بھی کسی خاص قوم یا خاص ملک تک محدود نہیں کیا بلکہ ہر قوم اور ہر ملک کو اس سے حصہ دیا ہے۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم کے مطابق دنیا کا خدا کسی خاص قوم یا خاص ملک کا خدا نہیں بلکہ ساری دنیا اور ساری قوموں کا خدا ہے اور وہ ایک دنیا مقسط اور عادل حکمران ہے کہ سب مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ چنانچہ پاتا ہے:-

وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (سورۃ فاطر رکوع ۳)

یعنی "دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس کی طرف خدا نے اپنی طرف سے کوئی رسول نہ بھیجا ہو تاکہ وہ انہیں ہوشیار کر کے نیکی بدی کا رستہ دکھا دے اور ترقی کی راہیں بتا دے۔"

یہ الفاظ کیسے مختصر ہیں مگر غور کرو تو اس کے اندر روحانی اور دینی مساوات کا ایک عظیم الشان فلسفہ مخفی ہے۔ جس نے دنیا کی ساری قوموں کو خدا کی توجہ کا یکساں حقدار قرار دے کر ایک بیرل پر کھڑا کر دیا ہے اور اس خیال کو جڑ سے کاٹ کر رکھ دیا ہے کہ خدا صرف بنی اسرائیل کا خدا یا آریہ ورت کا خدا ہے۔ اور دوسری قوموں کے لئے اس کی محبت اور شفقت کی آنکھیں بالکل بند ہیں۔ الغرض اسلام نے روحانی مساوات کے میدان میں پہلا اصول یہ قائم کیا ہے کہ کلام الٰہی اور نبوت و رسالت کا وجود کسی خاص قوم یا خاص ملک کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اپنے اپنے وقت میں ہر قوم اس عظیم الشان روحانی انعام سے حصہ پاتی رہی ہے۔ کیونکہ ہر قوم خدا کی پیدا کردہ ہے اور خدا اس سے بعید ہے کہ ایک ظالم باپ کی طرح اپنے ایک بیٹے کو حصہ دے اور دوسرے کو ہمیشہ کیلئے محروم کر دے۔ (باقی)

آخر کب تک انتظار کئے جاؤ گے؟

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ٭ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

از ابو محمد مفلح صاحب قادیانی ۔ لاہور

خداوند تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ جب وہ اپنے حتمی وعدوں اور بشارت کے مطابق اپنے کسی پیارے مامور کو اہل عالم کی اصلاح کے لئے وقت مقررہ پر بھیجتا ہے تو پھر اس مامور اور مرسل کے مقابلہ میں مکر و امڈنے والے مخالفین اور معاندین پر حجت کے لئے ہر رنگ کے نشانات دکھا کر اپنے مامور کی صداقت و حقیت پر مہر ثبت کر دیا کرتا ہے۔ اور سوائے ازلی اشقیاء کے کسی سلیم الطبع انسان کے لئے مامور وقت کی صداقت کو معلوم کر کے اس کے حلقہ بگوش ہو جانے میں کوئی روک باقی نہیں رہتی اور جوں جوں مامور وقت کے ظہور اور دعوے پر زمانہ گذر جاتا ہے۔ اس کی صداقت روز بروز واضح اور نمایاں ہو جاتی ہے اور تھوڑے عرصہ بعد سوائے اشرار الناس کے کوئی بھی خدا ترس انسان اس کی جماعت سے باہر نہیں رہ سکتا۔ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے چودھویں صدی کے مرسل ربانی حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ان الفاظ کو اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" کے صفحہ ۶۴ و ۶۵ پر رقم فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو! کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں یہی ایک مذہب (اسلام) ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب (اسلام) اور اس سلسلہ (احمدیہ ناقل) میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں کہ جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

مندرجہ بالا اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت یا حقیقی اسلام کے انتہائی غلبہ کا زمانہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حقیقی اتباع کے غلبہ کی مانند تو تیسری صدی کا ملک قرار دیا ہے لیکن مندرجہ بالا عبارت میں حضور نے ایک واضح علامت ظہور غلبہ احمدیت کی یہ قرار دی ہے کہ جب لوگ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا انتظار کرتے کرتے اکتا جائیں گے تو اس وقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہوں گے "اور تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا اب تک آسمان سے نہ اترا تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے" الخ

اب دیکھو کہ صلیب کے غلبہ کا زمانہ کس سرعت سے گذرنا شروع ہو گیا ہے اور دنیا دوسرے رنگ میں کیسی حیرت انگیز تبدیلی کی وجہ سے آگئی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان جہاں پر حکومت وقت کے عیسائی ہونے کے باعث آج سے چند سال قبل پادری صاحبان گلی کوچوں میں دندناتے پھرتے تھے اب زیارت کے لئے بھی کوئی پادری نظر نہیں آتا۔ اور کچھ عرصہ پیشتر دنیا کی اکثر سلطنتیں اور حکومتیں جو اپنے آپ کو "محافظ صلیب" قرار دیتی تھیں کس طرح خود غارت گر صلیب بن گئی ہیں۔ روس کی عظیم الشان حکومت دنیا کی عظیم المرتبت سلطنتوں میں سے تھی جو حامی مسیحیت ہونے میں اول درجہ کی حکومت کہلاتی تھی اب نہ صرف سارے روس میں بلکہ روسی جمہوریت کی تمام ریاستوں میں عیسائیت اور مسیحیت کے نام کو بھی کوئی نہیں جانتا۔ نہ کوئی گرجا ہی نظر آتا ہے اور نہ کوئی پادری دکھائی دیتا ہے۔ جرمن قوم نے بھی عیسائیت کو خیرباد کہہ دیا ہے بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے یہودی النسل ہونے کی وجہ ہٹلر کے زمانہ میں انہیں نہایت حقارت سے یاد کیا جاتا تھا۔ ہندوستان اور پاکستان سے تمام پادریوں کے مشن بوریا بستر باندھ کر جہاں جہاں سے آئے تھے وہاں پہنچ چکے ہیں وہی پادری صاحبان جو دن رات ایک کر کے ربنا المسیح ربنا المسیح کہہ کہہ کر صلیب پرستی کی تعلیم کو پھیلایا کرتے تھے اب ایسے ناپید ہو چکے ہیں گویا کبھی تھے ہی نہیں۔

اسلامی پیشگوئیوں کی رو سے حضرت موعود مسیح محمدی علیہ السلام کا ایک اہم کام کسر صلیب یعنی ابطال الوہیت مسیح ناصری علیہ السلام تھا جس کو اس قدر واشگاف کر کے دکھایا ہے کہ ہر بصیر کی چشم بصیرت حیران ہے اور وہ قدرت خداوندی اور سطوت و جبروت ایزدی کو دیکھ کر بے اختیار سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

جب کسر صلیب کا کام ہی نہ رہا تو خود کاسر صلیب کی کیا حاجت باقی رہی۔ فتفکروا۔ خداوند کریم نے اپنے پیارے مسیح محمدی کو عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ اور چودھویں صدی کے سر پر بھیج کر اپنے وعدے کا ایفا فرمایا اور علاوہ ہزارہا آفاقی اور نفسی نشانات و بینات کے کسوف و خسوف شمس و قمر کا نشان بھی دکھلایا۔ جس کے بعد کسی خدا ترس انسان کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت و حقانیت میں ذرا بھر شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی اور یہ سورج گرہن اور چاند گرہن نہ صرف ہندوستان میں جو ظہور مہدی و نزول مسیح کی سرزمین تھی بلکہ نئی دنیا یعنی امریکہ میں دوسرے سال ہوا۔ اور خدائے بزرگ و برتر نے دو عظیم الشان آسمانی گواہوں کو اپنے پیارے مسیح کے لئے نہ صرف ایک بار بلکہ دو بار ظاہر کر کے اس کی صداقت پر مہر لگا دی۔ کاش کوئی سوچے اور سمجھے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب بھی خداوند کریم کا کوئی موعود و مامور دنیا میں ظاہر ہوا اہل عالم نے باوجود اس کو شناخت کر لینے کے اس کا انکار کیا اور اندھی دنیا نے کبھی اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر کسی خدا کے پیارے کا استقبال نہ کیا۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے مولینا آزاد کا ایک حوالہ ان کی کتاب تذکرہ کے صفحہ ۲۶۸ سے نقل کرتا ہوں۔

"سبحان اللہ اس صادق و مصدوق کا ارشاد کس طرح حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ یہ ترقی جہل اور انتظار غفلت بھی تو عین اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔ لتتبعن سنن من کان قبلکم اور یاتی علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل یعنی میری امت بھی وہ سب کچھ کرے گی جو یہودیوں نے کیا۔ یہی تو پوری پوری یہودیت ہے کہ پیشینگوئیوں پر پیشینگوئیاں ظاہر اور پوری ہوتی جاتی تھیں۔ مگر یہودیوں کا انتظار ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔ کہتے تھے ابھی وہ وقت کہاں آیا؟ حتی کہ آج تک مسیح کے ظہور اور اسرائیل کی آخر پادشاہت کا انتظار کر رہے ہیں۔ فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون"

مندرجہ بالا عبارت میں مولانا آزاد صاحب نے خدا لگتی بات کہہ دی کہ یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں باوجود پیشگوئیوں کے متواتر پورا ہونے کے پھر یہی کہتے چلے جاتے تھے کہ اب بھی اس عظیم الشان نبی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت نہیں آیا اور ان کا انتظار ختم ہونے ہی میں نہیں آتا تھا۔

یہی حال جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اس زمانہ کے ان مسلمانوں کا ہے جو باوجود صدہا پیشگوئیوں کے پورا ہو جانے کے مسیح محمدی کے انتظار کو ختم نہیں ہونے دیتے۔

سب سے پہلے چودھویں صدی کے سر پر مسیح و مہدی کا انتظار تھا۔ جب صدی کا سرا گذر گیا تو سنہ ۱۳۴۰؁ ایک آخری اور حتمی تاریخ ظہور مہدی کی مقرر کی گئی وہ بھی گذر گئی اور نہ ان کا مزعوم مسیح آسمان سے اترا اور نہ موہوم مہدی کا زمین سے ظہور ہوا۔

اب جس طرح یہود دو ہزار سال سے تین نبیوں کے ظہور کے منتظر ہیں ہمارے زمانہ کے مسلمان بھی بعینہٖ اسی طرح مسیح و مہدی کے نزول و ظہور کا انتظار کر رہے ہیں۔ حالانکہ جس طرح یہود کے تینوں منتظر وجود یعنے (۱) ایلیا نبی (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام کے وجود میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تینوں گذر ہیں ظہور فرما چکے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کا منتظر وجود مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے رنگ میں اپنے وقت میں ظاہر ہو چکا

مبارک کہ وہ جو ان کے وجود کو پہچان کر ان کو قبول کر کے خدا کے پاک کی جماعت میں داخل ہو کر ان انعامات کا وارث بن جائے جو منعم علیھم گروہ کے لئے مقدر ہیں۔ آمین

اقوال و افکار

"قرآن مسلمانوں کا ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں مذہبی اور مجلسی۔ دیوانی و فوجداری عسکری و تعزیری، معاشی اور معاشرتی غرض کہ سب شعبوں کے متعلق احکام موجود ہیں۔ مذہبی رسوم سے لیکر روزمرہ کے امور حیات تک۔ روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک، جماعت کے حقوق سے لے کر فرد کے حقوق اور فرائض تک دنیوی زندگی میں جزا و سزا سے لے کر عقبیٰ کی جزا و سزا تک، ہر فعل، قول و حرکت پر مکمل احکام کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا جب میں یہ کہتا ہوں کہ مسلمان ایک قوم ہے۔ تو حیات۔ اور مابعد حیات کے ہر معیار اور ہر مقدار کے مطابق کہتا ہوں"۔ (قائداعظم)

"ایک نئی مملکت کی حیثیت سے پاکستان کا پیغام بھی یہی ہے۔ جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ یعنی [illegible] اخوت کا پیغام۔ چنانچہ پاکستان اسی جذبہ سے سرشار ہو کر دیگر ممالک کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ پاکستان چاہتا ہے۔ کہ نسل و قومیت کے ان مصنوعی حدود کو توڑ دے۔ جو لازمی طور پر تنگ نظری اور غیر صحت مند تصورات پر قائم ہیں تاکہ دنیا کی قومیں ایک دوسرے سے آزادانہ مل سکیں۔ اور ایک دوسرے کے زاویہ نگاہ کو سمجھ سکیں"۔

(الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

"عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی ایک صورت یہ ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو زراعت سے ہٹا کر صنعتوں میں لگایا جائے۔ اور جدید زراعتی مشینوں مصنوعی کھاد اور بہتر قسم کے بیجوں کے استعمال اور مجالس امداد باہمی کے قیام سے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جائے"۔

(الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

"کاش کہ تمام مسلمان حکومتیں خدا تعالیٰ کے حکم "رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" کی تعمیل میں متحد و متفق ہو کر بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ بن جائیں اور اس طرح انفرادی کمزوری کو مجموعی طاقت میں بدل دیں۔ پاکستان ایران کلچرل ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد صرف یہ ہیں کہ ہر پہلو سے ایران اور پاکستان کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔ (ہز ایکسی لینسی شیخ دین محمد گورنر سندھ)

"ہم پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ [illegible] کے تمام [illegible] کے جذبات کی ترجمانی کرونگا۔ اگر میں عراق کی جانب سے اس امر کے لئے حکومت پاکستان اور اُس کے باشندوں کا شکریہ ادا کروں کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے عربوں کے مفاد کی زبردست اور مخلصانہ حمایت کی"۔

(وزیر خارجہ عراق)

"پاکستان میں قائداعظم کے نام کی وہی عظمت ہے جو ترکی میں جمہوریہ ترکی کے بانی کمال اتاترک کی اور عراق میں شاہ فیصل کی"۔

(ہز ایکسیلنسی موسیو ای کراگ جینسن وزیر مختار ناروے متعینہ پاکستان)

"ناموں سے قومی عروج کی تاریخ مرتب ہو سکتی ہے پاکستانی شہروں میں بازاروں کے نام مشاہیر اسلام کے ناموں پر رکھنے چاہئیں علاوہ ازیں انگریزی الفاظ مثلاً روڈ اور سٹریٹ وغیرہ کی لعنت سے بھی نجات حاصل کرنی چاہیئے۔ مغلوں کی دلی میں ہر سڑک اور بازار کا نام موجود تھا۔ لیکن "روڈ" یا "سٹریٹ" استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی تھی"۔ (اے ۔ ایس بخاری)

طیاروں کو بادلوں اور طوفانوں سے بچانے کے لئے راڈر کا نیا نظام

چالیس میل تک سب کچھ نظر آجاتا ہے

طیاروں میں راڈر یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ بادل یا طوفانی آندھیاں یہاں سے کتنی دور ہیں۔ اب راڈر کا ایک نیا نظام اور اس کا ساز و سامان ایجاد ہوا ہے۔ جس سے چالیس میل کے فاصلے تک کی تمام موسمی کیفیات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جو بادل دس میل سے کم فاصلے سے راڈر کے ذریعہ نظر نہیں آتے۔ ان کے متعلق یہ تصور کیا جاتا ہے۔ کہ ان سے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔ اگرچہ طیارے کو تھوڑی سی تکلیف ضرور ہوتی ہے راڈر رات کے وقت خطرناک بادلوں میں سے راستہ ڈھونڈنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے چٹانوں کے ساحلی خطوط چالیس میل سے اور ریتلے کنارے بیس میل سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ چھوٹے طیارے پانچ میل سے اور بڑے دس میل سے نظر آسکتے ہیں۔

ہر سیکنڈ میں ایک نیا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بادلوں کی اونچائی معلوم کی جائے۔ اور جب تک نیا جائزہ نہ لیا جائے۔ گزشتہ جائزے کی مستقل تصویر سامنے رہتی ہے۔

ہلکے طیاروں میں ہوا باز اور اڈے کے درمیان مواصلات کے قیام کی غرض سے جو سامان طیار کیا گیا ہے اُس کا وزن صرف چودہ پونڈ ہے۔ اور بارہ وولٹ کی ایک بیٹری سے اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے عام حالات میں پانسو فٹ کی بلندی پر اس سے بیس میل دور تک اور دس ہزار فٹ کی بلندی پر ۴۶ میل دور تک ریڈیائی نامہ و پیام ہو سکتا ہے۔ مائکروفون اور "ہیڈ فون" کے دو سیٹ ہوتے ہیں۔ تاکہ ہوا باز اور مسافر دونوں اڈے سے نشر کردہ پیغامات سُن سکیں۔ اڈے پر ایک چھ فٹ لمبا آلہ نصب ہوتا ہے۔

بازیافتہ بچے اور عورتیں

مندرجہ ذیل چھینی ہوئی عورتیں اور بچے مورخہ ۳ مئی ۱۹۴۹ء کو دار الخواتین میں لائے گئے۔ جہاں اُن کے ورثاء کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اُن کے رشتہ داروں کو چاہیئے۔ کہ ان کو دار الخواتین زنانہ جیل جیل روڈ سے آکر لے جائیں:۔

نام	عمر	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
مجیب آ	۱۳ سال	امام الدین	×	راجپوت	کھیپوٹ	لدھیانہ
بجنتی	۱۸ "	رحیم بخش	فقیریا	گوجر	نانک ماجرہ	"
شریفاں	۱۸ "	پھمن	×	کشمیری	کوٹ گنگو رائے	"
شیرخوار بچی	ایک ماہ	نامعلوم	×	"	"	"
عنایت بی بی	۸ سال	دھنو	×	جولاہا	اُڑکا	"
رقیہ	۱۱ "	فتح	×	جٹ	للوڑی	"
چھوٹی عرف پورو	۱۸ "	مولا	نیک	بھرائی	کھیلے وال	"
کوڑ جو	۲۲ "	بہردن	خوشی	"	سرا لجبہ	"
شیرخوار بچہ	½ ۱ "	خوشی	×	"	"	"
عظمت	۴۵ "	صوبا	پیر بخش	کشمیری	ساہنیوال	"
کاکا	۱۱ "	پیر بخش	×	"	"	"
چراغ دین	۳ "	"	×	"	"	"
سیتو	۷ "	"	×	"	"	"
[illegible] بی بی	۲۰ "	بولا	مہنگا	جلاہا	آئیتسیانہ	"
شیرخوار بچہ	چار ماہ	نامعلوم	×	"	"	"
مجید دین	۱۴ سال	نظام الدین	×	ارائیں	سنیا	"
امیر لاہور	۱۷ "	دین	—	—	—	جالندھر
نعمتے	۱۷ "	بھلا چوکیدار	کرم دین	بھرائی	مقیم پورہ	"
انوری یا ختے	۲۲ "	رحماں	فرزند	فقیر	جلو تلیاں	"
حشمت	۱۸ "	مہنگا	نبی بخش	موچی	نصیر پور	"
صدیق	½ ۱ "	نبی بخش	×	"	"	"
رحموں	۵۰ "	جہر دین	خیر دین	رائیں	تینگھہ ترد پھلور	"

ہوا باز کے بغیر چلنے والا طیارہ

جس کی رفتار آواز سے زیادہ تیز ہے

لنڈن ریڈیو سے۔ حال ہی میں تیس ہزار فٹ کی بلندی پر نو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک خود بخود چلنے والا روکٹ طیارہ اُڑایا گیا۔ اتنی بلندی پر آواز کی رفتار چھ سو ساٹھ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ گویا اس طیارے کی رفتار آواز کی رفتار سے ڈیڑھ گنا ہے۔

اس طیارے کو راڈر کے ذریعہ سے چلایا گیا۔ اور خاص آلوں سے نقل و حرکت کی رہنمائی کی گئی۔ یہ طیارہ ایک قسم کا راکٹ ہے۔ لیکن اس کی شکل و صورت طیارے سے ملتی جلتی ہے۔ اسے "ماسکیٹو" طیارہ بلندی پر لے جاتا ہے۔ اور وہاں سے چھوڑ دیتا ہے۔ اس میں کوئی ہوا باز نہیں ہوتا۔ اور اسے ایک خاص قسم کے ایندھن کے استعمال سے راکٹ موٹر چلاتا ہے۔ ان طیاروں کی لمبائی بارہ فٹ اور چوڑائی ڈیڑھ فٹ ہوتی ہے۔ البتہ پروں کا قطر آٹھ فٹ ہوتا ہے۔ اس قسم کے چند طیارے بنا لئے گئے ہیں۔

جس وقت ماسکیٹو نامی طیارہ اس طیارے کو بلندی پر جا کر چھوڑ دیتا ہے۔ تو اس کے پندرہ سیکنڈ بعد یہ ہموار سطح پر اُڑنے لگتا ہے۔ اور جب تک ایندھن ختم نہیں ہوتا اپنی پوری رفتار پر اُڑتا رہتا ہے۔ اس کے بعد آٹومیٹک پائیلٹ اسے کنٹرول کرتا ہے۔ اور یہ طیارہ سمندر میں چھلانگ لگا دیتا ہے۔ ایندھن ستر سیکنڈ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور اس دوران میں پندرہ میل کی مسافت طے ہو جاتی ہے۔ حکومت کو ہر ایک منٹ کی پرواز پر تین ہزار نوسو روپے صرف کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن تجربے کی اہمیت کے پیش نظر یہ رقم کچھ بھی نہیں۔ جس وقت یہ طیارہ پرواز میں معروف ہوتا ہے۔ تو بیک وقت چھ مرکزوں میں اس کے ریڈیائی پیغامات پہنچتے رہتے ہیں:۔ (ب ۔ ق ۔ س)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خطاب کریں:۔ (ایڈیٹر)

امریکہ کے امدادی پروگرام میں تخفیف

نیویارک ۱۹ مئی:۔ صدر ٹرومین نے چار نکاتی امدادی پروگرام اخراجات سے اندازہ میں تخفیف کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اگرچہ دنیا کے غیر ترقی یافتہ علاقوں کی ضروریات بے انتہا ہیں۔ لیکن خرچ کرنے کے امکانات ان کے برابر نہیں ہیں۔ وزارت خارجہ کے جن افسروں نے پروگرام کی ترتیب اور ضروری قانون کی منظوری کا کام تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پروگرام خاص طور پر تکنیکی امداد دے گا۔ اور ترقی اور خرچ کی راہ میں اصل رکاوٹ ایسے سائنسدانوں اور ٹیکنیشن کی محدود تعداد ہے۔ جو اس کام میں حصہ لینے پر تیار ہیں۔ اس لئے پروگرام پر موجودہ تربیت یافتہ افراد کی مدد سے ہی عمل کیا جائے گا۔

واشنگٹن سے حاصل شدہ تازہ ترین اطلاعات سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پروگرام پر عملدرآمد کے پہلے سال کا بجٹ کچھ اس قسم کا ہوگا۔ امریکہ ساڑھے تین کروڑ ڈالر کا نیا عطیہ دے گا۔ کانگرس سے دو کروڑ ڈالر دینے کی درخواست کی جا چکی ہے۔ یہ رقم اقوام متحدہ کی ان ایجنسیوں کو دی جائے گی۔ جو امریکہ کے داخلی امور کے ادارہ کی طرح سے کام کر رہی ہیں۔ برطانیہ فرانس۔ کناڈا۔ اور غالباً دوسرے ممالک ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر بطور عطیہ دیں گے اور جن ملکوں کی امداد کی جائے گی۔ وہ ملک اپنی کرنسیوں میں سات کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر دیں گے۔ اس طرح غیر ترقی یافتہ علاقوں کی امداد کے لئے دس کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی رقم ہو جائے گی۔

رپورٹ کے مطابق دس کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر میں سے ۳۰ سے ۴۰ فی صدی تک رقم صحت۔ تعلیم کی صورت میں ترقی پر خرچ کی جائے گی۔ یہ مشورے سڑکوں کی تعمیر۔ نقل و حرکت کے وسائل کی ترقی۔ سیلاب پر کنٹرول حاصل کرنے۔ بجلی کی ترقی۔ معدنیات اور پٹرول کی تلاش۔ ماہی گیری اور صنعتی ترقی کی اسکیموں کے سلسلہ میں دیئے جائیں گے۔ (رائٹر)

ہندوستان کا نیشنل کول کمیشن

نئی دہلی ۱۹ مئی۔ حکومت ہند کوئلے کی پیداوار اور تقسیم کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک نیشنل کول کمیشن قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (رائٹر)

ننگا پربت کی مہم

نئی دہلی ۱۹ مئی:۔ ایک بار پھر ۱۹۵۰ء میں ناروے کے پہاڑوں پر چڑھنے والے ننگا پربت کی مہم پر جائیں گے۔

ناروے کے پہاڑوں پر چڑھنے والوں کا کلب دو آدمیوں پر مشتمل ایک پیش قدم پارٹی بھیج رہا ہے۔ تاکہ یہ چوٹی کے سر ہونے کے متعلق ابتدائی معلومات حاصل کریں۔ توقع ہے یہ پارٹی اگلے ہفتے یہاں پہنچ جائے گی۔ سر پالی ولڈ پہاڑوں پر چڑھنے والے دارجیلنگ سے پارٹی کے ساتھ ہوں گے۔

اب تک ننگا پربت کے لئے پانچ مہمیں ہو چکی ہیں ان میں سے دو کا انجام تباہی ہوا۔ آخری مہم ۱۹۳۹ء میں میونخ کی ایک پارٹی لے گئی تھی۔ (رائٹر)

بہتر سمجھا ہے۔ کہ اس اسکیم پر پرائیویٹ کمپنیاں عملدرآمد کریں اور حکومت انہیں امداد دینے کے ساتھ ان پر کنٹرول رکھے۔ اس اسکیم پر ایک کروڑ ۲۰ لاکھ مصری پونڈ خرچ ہونگے اور مصری صنعت میں سب سے بڑی اسکیم ہوگی۔ (رائٹر)

مسٹر لیاقت علی خان کا خیر مقدم

حیدرآباد (سندھ) ۱۹ مئی:۔ سندھ مہاجر کمیٹی کے کنوینر سید مبارک علی شاہ نے ایک پیغام میں کہا۔ سندھ میں آباد مہاجرین کی جانب سے میں مسٹر لیاقت علی خان کی مراجعت پر ان کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہوں سب لوگ ان کی ملت کو مجتمع کرنے کی کوششوں کی کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔

ایران کے فوجی اخراجات میں کفایت

طہران ۱۹ مئی۔ ایران کے جن علاقوں پر قبائلی حملہ آور بڑھتے تھے۔ وہاں نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے ایک مخصوص پولیس فورس مقرر کی گئی تھی۔ اب اس کی تعداد گھٹا کر ہم ہزار کر دی گئی ہے۔ اور ان علاقوں میں امن قائم رکھنے کی ذمہ داری ایرانی فوج سنبھالے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کی اس جمعیت کی شہری پولیس کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ضرورت ہے یہ کفایت شعاری کی اسکیم کو ختم کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ (رائٹر)

برما چاول کی برآمد کا وعدہ پورا کرے گا!

لندن ۱۹ مئی۔ اپنی داخلی گڑبڑ کے باوجود برما اس سال بارہ لاکھ پچاس ہزار ٹن چاول برآمد کرنے کا وعدہ پورا کرے گا۔ رنگون سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر تک ۹ لاکھ اٹھتر ہزار ٹن چاول بھیج دیا جائے گا۔ جون میں ایک لاکھ پچیس ہزار ٹن بھیجنے کی توقع ہے۔ سیام بھی پروگرام کے مطابق چل رہا ہے۔ مئی کے آخر تک ۵ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن چاول برآمد کرنے کی حد مقرر ہے جو جون کے اخیر تک جن میں ابھی ایک ماہ باقی ہے۔ کل مجموعی مقدار ۶ لاکھ ۵ ہزار کو پہنچ جائے گی۔ (رائٹر)

برطانیہ میں شام کے نئے وزیر

دمشق ۱۹ مئی۔ السید محمد صفتی سابق وزیر دفاع کو برطانیہ میں شام کے سفیر کی حیثیت سے نامزد کیا گیا ہے۔ موجودہ وزیر ڈاکٹر فرید آرمنزی کو کہیں اور بھیج دیا جائے گا۔ (ارکان)

ربوڈیشیا میں چاول کی کاشت

لندن ۱۹ مئی:۔ شمالی و جنوبی ربوڈیشیا کے دلدلی علاقہ میں اس ضلع کے ایک ماہر سے چاول کی کاشت کے امکانات کا پتہ چلایا جائے گا۔ یہ ماہر کیمبرج کے سائنسدانوں کی ایک جماعت کرے گی۔ اس جماعت کا خاص کام نہروں اور سیلاب کے کنٹرول کو مد نظر رکھتے ہوئے ہائیڈروگرافک ورک کرتا ہوگا۔ یہ نہریں اور سیلاب مقامی زراعت اور مچھلی پکڑنے کی صنعت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ جماعت اوائل جون میں ربوڈیشیا روانہ ہوگی۔ (رائٹر)

عرب مہاجرین کے بچوں کو شب کوری کا عارضہ

بیروت ۱۹ مئی:۔ لبنان میں عرب مہاجرین کے بچوں میں "شب کوری" کی بیماری پھیل رہی ہے۔ اس بیماری کی وجہ خرابی غذا ہے۔ اس سے آدمی اندھیرا ہونے کے بعد دیکھ نہیں سکتا ہے۔

مصر میں فولاد کی فیکٹری

قاہرہ ۱۹ مئی:۔ ایک عظیم الشان فولادی فیکٹری قائم کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے مصر کے وزیر تجارت ممدوح ریاض بے نے ایک کانفرنس طلب کی تھی اس کانفرنس میں سب سے ممتاز تاجروں اور کمپنی کے مینجروں نے شرکت کی۔ بعد میں وزیر تجارت نے اشارۃً بتایا۔ کہ اسوان اور کسیر میں لوہے کے جو ذخائر ہیں۔ وزارت نے ان میں سے فولاد نکالنے کی ایک اسکیم پر غور کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزارت نے مصر میں اس صنعت کو قائم کرنے کی ضرورت کو سمجھ لیا ہے اور یہی

لیبیا کی آزادی کا مسئلہ

لیبیا کے وفد کی طرف سے پاکستان کا شکریہ

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) طرابلس الغرب کے طلباء کا ایک وفد جس کے رئیس مصر کے لیبیائی کلب کے صدر مسٹر محمود صباح تھے۔ حال میں پاکستانی سفیر متعینہ قاہرہ سے ملا اور اس سے اس تائید و حمایت کے لئے حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ جو چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے مجلس اقوام متحدہ میں لیبیا کی آزادی کے لئے کی ہے

وفد نے پاکستانی سفیر کو اس یادداشت کی ایک نقل بھی پیش کی جو مجلس اقوام متحدہ کو بھیجی گئی ہے اور جس میں لیبیا کی آزادی کے لئے اہل لیبیا کی طویل جدوجہد کا ذکر کیا گیا ہے۔

وفد نے آخر میں کہا کہ لیبیا کے باشندے کسی ایسی حقیقت مقتدرہ کو تسلیم نہیں کریںگے جس کا قیام ان کی رضامندی کے بغیر عمل میں آئے۔

پنجابی کسان ستیہ گرہ کرینگے

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ حصار کے ۷ ہزار ہوشیارپور کے ۵ ہزار اور انبالہ کے ۵۰۰ کسانوں کو اخراج کی دھمکی دی گئی ہے۔ اب وہ مشرقی پنجاب کی سوشلسٹ پارٹی کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق پرامن طور پر ستیہ گرہ شروع کر دیں گے۔

ترجمان نے بتایا کہ حصار کے کسان اپنا ستیہ گرہ اسی مہینہ میں شروع کر دیں گے اور اس کے لئے ۲ ہزار والنٹیر اپنا نام دے چکے ہیں۔ ستیہ گرہ تینوں اضلاع میں مشرقی پنجاب کی سوشلسٹ پارٹی کرا رہی ہے۔ (اسٹار)

قدیمی دستاویزات

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ یکم جولائی سے شروع ہونے والے آئندہ سیشن سے نئی دہلی کے قدیمی دستاویزوں کے قومی دفتر میں کچھ طلباء کو قدیمی دستاویزیں رکھنے کی تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے یہ تربیت مفت دی جائے گی لیکن طلباء کو اپنے طعام قیام کا خود ہی بندوبست کرنا پڑے گا۔

تین قسم کے نصابوں کی تعلیم دی جائیگی ایک دوسالہ مکمل کورس کسی دو مضمون میں ایک سال کا کورس اور قدیمی دستاویزات کو محفوظ رکھنے کا ۶ ماہ کا کورس (اسٹار)

شنگھائی کے گرد کمیونسٹوں کا گھیرا تنگ ہوتا جا رہا ہے

کمیونسٹوں کی چوکیوں پر شدید گولہ باری

شنگھائی ۲۱ مئی۔ گو شنگھائی کے اہم بحری اور میدانی راستے ابھی تک کھلے ہوئے ہیں لیکن شہر کے چاروں طرف کمیونسٹوں کا گھیرا تنگ ہوتا جا رہا ہے

غیر ملکی مبصرین کا خیال ہے کہ نیشنلسٹ ایک عظیم اور طویل دفاع کا مقابلہ کر رہے ہیں گو وہ ان لڑائیوں میں جن کا مقصد یہ ہے کہ کمیونسٹ دریائے وانگ پو کو اپنی توپوں کی زد میں نہ لا سکیں اور اس طرح شہر سمندر سے کٹ جائے۔ بر مقامی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔

دوسری کامیابیاں لنگوا کے فضائی مستقر کی لڑائی میں حاصل ہوئیں۔ یہ شنگھائی سے صرف دس میل دور ہے اور باقی دنیا سے فضائی رابطہ کا واحد ذریعہ ہے۔ بہرکیف کمیونسٹ برابر حملے کر رہے ہیں اور لڑائی جاری ہے۔

شہر کے مرکز میں کافی فوجی سرگرمی پائی جاتی ہے جہاں فوجیں مشرق اور شمال سے کمیونسٹوں کو نئے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے عجلت میں نظر آتی ہیں۔ نیشنلسٹ ہیڈکوارٹرز اور دوسرے فوجی نظم ونسق کے دفاتر اپنی عمارات خالی کر چکے ہیں۔ ووسنگ کے ساحل پر ایک ہزار کشتیاں فوجوں کو لے جانے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔

وانگ پو کے مشرقی کنارے سے۔ پوٹنگ کی طرف جہاں کمیونسٹ سب سے زیادہ قریب ہیں فوجوں کو کشتیوں کے ذریعے مغربی کنارے لایا جا رہا ہے۔ شہر کے شمال میں نیشنلسٹ توپیں جواب تک مغربی کنارے پر نصب ہیں کمیونسٹوں کی چوکیوں پر گولہ باری کر رہی ہیں۔

کچھ کمیونسٹ فوجیں دریا تک پہنچ گئی تھیں لیکن ان کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ ووسنگ کے اطراف میں نیشنلسٹ توپیں وانگ پو کے مشرقی ساحل پر گولے برسا رہی ہیں۔ چشم دید گواہوں کے مطابق یہاں کمیونسٹ دریا سے صرف پانچ میل کے اندر ہیں۔ (اسٹار)

جرمنی کا تجارتی مشن ہندوستان آئیگا

نئی دہلی ۲۱ مئی مستقبل قریب میں جرمنی کے مغربی علاقہ سے ایک تجارتی مشن ہندوستان آئے گا اور دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کی ہمت افزائی کے لئے ہندوستانی صنعت کاروں اور حکومت کے افسروں سے ملاقات کرے گا جرمنی ہندوستان کو مشینیں اور سرجری کے آلات دے سکتا ہے۔ (اسٹار)

مغربی جرمنی میں مسکرات کی درآمد

لندن ۲۱ مئی مغربی سرحدوں پر کافی احتیاط کے باوجود جرمنی کے امریکی اور برطانوی علاقوں میں مسکرات کی آمد و رفت غیر معمولی طور پر ہے اس کا انکشاف حکام کی اقوام متحدہ کے مسکرات کمیشن کے نام رپورٹوں میں کیا گیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ جنگ کے بعد فوجی میڈیکل ڈپو سے جو مسکرات پوشیدہ کر لی گئیں تھیں بلیک مارکیٹ کرنے والے اب ان کو نکال رہے ہیں۔ یہ یا تو بڑی گراں قیمتوں پر فروخت کر دی جاتی ہیں یا کافی اور سگریٹوں کے بدلے میں تبادلہ کر لی جاتی ہیں۔ (اسٹار)

رائے دہی کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۱ مئی۔ پاکستانی دستور ساز اسمبلی نے جو بنیادی اصولوں کی کمیٹی قائم کی ہے اس کی "رائے دہی کی ذیلی کمیٹی" کا پہلا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ آنریبل مسٹر فضل الرحمن صدر تھے۔ ابتدائی بحث مباحثہ کے بعد مذکور کمیٹی کا اجلاس کل تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ شرکت کرنے والوں میں سے حسب ذیل اشخاص خاص طور پر قابل ذکر ہیں:-

آنریبل مسٹر غلام محمد۔ آنریبل سردار عبدالرب نشتر۔ آنریبل مسٹر جے۔ این۔ منڈل۔ حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر سریش چندر چٹوپادھیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی اور سردار بہادر خاں

کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دینے کی تحریک

کل ہند کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں غیر سرکاری قرارداد

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ امسال کل ہند کانگرس کمیٹی کا اجلاس ڈیرہ دون میں ہوگا۔ اس اجلاس میں غیر سرکاری طور پر ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دینے کے متعلق ہے۔

دوسری مختلف قراردادوں میں حیدرآباد سے فوری طور پر فوجی حکومت ختم کرنے ۶ ماہ کے اندر غذا کے علاوہ ہر قسم کا کنٹرول ہٹا دینے بندے ماترم کو قومی گیت قرار دینے اور عام بالغان کی رائے دہی کی بنیاد پر صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے فوری طور انتخابات کرنے کا مطالبات کئے گئے ہیں۔

مشرقی پنجاب کا ایک ممبر تین قرارداد پیش کرے گا۔ ان میں پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں کی یونین میں ذمہ دار وزارتیں قائم کرنے۔ مشرقی پنجاب کی وزارت کے متعلق پارلیمنٹری بورڈ کے حالیہ فیصلہ پر پھر غور کرنے اور پناہ گزینوں کو ان کے اپنے اصلی گھروں میں آباد کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

کانگرس کمیٹی کو ۱۵ غیر سرکاری قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ ان پر کمیٹی کی ترتیب کے مطابق ایک ایک کرکے غور کیا جائے گا۔ موجودہ اندازہ کے مطابق ان پر غور و خوض کے لئے کافی وقت دیا جائے گا۔ (اسٹار)

ربڑ کی قیمت:- لنکا اور امریکہ کی گفت و شنید

کولمبو ۲۱ مئی۔ امریکہ اور لنکا کی حکومت کے درمیان لنکا کی ربڑ کی قیمت کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی اطمینان بخش نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔

لنکا کا ربڑ امریکہ کے خریدار کم قیمت پر خرید رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی وجہ مصنوعی ربڑ کی پیداوار میں اضافہ ہو جانا ہے (اسٹار)

ہند کے تجارتی کمشنر کے دفاتر

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے لندن میں تجارتی کمشنر کا ایک دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے برسلز۔ پراگ۔ بلگریڈ میں بھی تجارتی کمشنر کے دفاتر کھولنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ہندوستان اور متعلقہ ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات مضبوط ہو جائیں۔ (اسٹار)